ہی باتوں کی دیتے تھے۔ بظاہر تو وہ جوان تھے۔ مگر قدرت نے انہیں دماغ کسی "بزرگ ناصح" کا دیا تھا۔

وہ حد درجہ قابل اعتبار تھے اور رازوں کے امین۔ انجمن اساتذہ کے وہ صدر بھی رہے۔ اور جنرل سیکریٹری بھی اور موجودہ شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ محمد قاسم رضا صدیقی کے میڈیا ایڈوائزر بھی اور اس کے علاوہ بھی متعدد عہدوں کے حامل رہے۔ اس عرصہ سیاست و خدمت میں ان کے پاس متعدد اساتذہ کی تحریری شکایتیں موصول ہوئیں مگر وہ کسی کو یہ نہیں بتاتے تھے کہ کس نے کس کی شکایت لکھ کر بھیجی ہے۔ الا یہ کہ خال خال۔ تاہم جسکے بارے میں شکایت ہوتی اسے بھی اور جو شاکی ہوتا اسے بھی سمجھانے کی کوشش ضرور کرتے تھے۔ اور نیک مشوروں سے نوازتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ پانچ بیٹیاں اور ایک دو سالہ بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ اللہ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے۔ (آمین)

موت سے کس کو رستگاری ہے؟
آج وہ کل ہماری باری ہے

عرب اور موالی

(تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی)

ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر

صفحات: ۳۲۸

قیمت: ۳۰۰ روپے

ناشر: قرطاس

پی او بکس 8453،

کراچی یونیورسٹی، کراچی

نام کتاب: احادیث القرآن (قرآنی حدیثیں)

نام مصنف: ڈاکٹر ازھر ازھری

سن اشاعت: ۲۰۰۶ء

قیمت: ۱۲۰ روپے۔ صفحات: ۱۵۳

ناشر: ایس ایس ٹریڈرز اعتر مینشل کراچی پی او بکس ۱۸۰۷۷

تبصرہ نگار: محمد اعظم سعیدی

ڈاکٹر ازھر ازھری کے نزدیک ذخیرہ احادیث چونکہ حضور اکرم ﷺ کے وصال سے تقریباً دو سو سال بعد جمع ہوا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سماعت کرنے والے صحابہ بھی بقید حیات نہ تھے کہ وہ اپنی ذات سے منسوب روایات کی تصدیق و تائید فرماتے اس لئے اس ذخیرہ کو احادیث کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اس حوالے اس ان کی پہلی کتاب کا نام "قرآن و حدیث" ہے جس میں انہوں نے اپنے نقطہ نظر سے یہ ثابت کیا ہے کہ بخاری و مسلم سمیت جو کچھ حدیث کی کتابوں میں حدیث کے نام سے موجود ہے وہ سب سنی سنائی ناقابل اعتبار روایت ہیں اور ان کتب حدیث میں حدیث ایک بھی نہیں ہے۔

زیر نظر کتاب "احادیث القرآن" اسی سلسلے کی دوسری کتاب ہے جسکے تعارف میں احادیث رسول کے زیر سایہ احادیث قدسیہ پر بھی آلات سرجری استعمال کر کے سابقہ عنوان کے ضمن میں لکھا گیا ہے کہ احادیث رسول اور احادیث قدسی خود قرآن مجید میں موجود ہیں۔ قرآن سے باہر مختلف کتب احادیث میں جو احادیث قدسی یا احادیث رسول کے نام سے معروف و مشہور ہیں وہ روایت پرست حضرات نے ادھر ادھر سے سن سنا کر اسے روایت کا نام دینے کے بجائے قرآن سے لفظ حدیث چرا کر اسے حدیث رسول اور حدیث قدسی کا نام دے دیا ہے۔ بعد ازاں حسب روایت وہی تنقید و اعتراضات کا طومار کہ شیخ الحدیث کا عہدہ حاصل کر لیا قرآن کے ساتھ تو صحیح نہیں لکھا جاتا مگر بخاری و مسلم سے پہلے صحیح لکھا جاتا ہے حافظ قرآن کے مقابلے میں حافظ حدیث کی اصطلاح گھڑ لی گئی۔ محیر العقول اور غیر معمولی حافظہ عربوں کا تھا مگر صحاح ستہ کے مؤلفین ایرانی ہیں جیسے سطحی اور استہزائی اعتراضات ہیں جو صدیوں سے دہرائے جا رہے ہیں اور بالا ستیعاب انکے جوابات بھی دیے جا رہے ہیں۔

البتہ ڈاکٹر ازھر کی اس بات میں واقعی وزن ہے کہ دو صدیوں بعد جمع کی جانے والی روایات کو من وعن رسول اللہ کے الفاظ یعنی حدیث رسول کہا جائے یا انہیں روایات کا نام دیا جائے۔ اور مؤلف کا نکتہ نظر یہ ہے کہ ان کو روایات کا نام دیا جائے۔ مگر یہی مؤلف اپنے اس مؤقف سے اس وقت گریز کرتے نظر آتے ہیں جب وہ کتب احادیث کا استہزاء اڑاتے ہوئے احادیث کے ساتھ ساتھ روایات کی نفی کر جاتے ہیں یعنی جب دونوں کی حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں تو پھر حدیث کو روایت کہنے کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے بایں ہمہ ان کا موقف یہی ہے کہ جو کچھ ہے قرآن ہے حدیث کا کوئی وجود نہیں ہے نیز قرآن میں حدیث کو ہی قرآن کہا گیا ہے اور اپنے اس قول کی تقسیم وہ اس طرح کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں کل اکیس مرتبہ لفظ حدیث مذکور ہوا ہے سورۂ نساء آیت ۸۷ مرسلات آیت ۵۰۔ یوسف آیت ۱۱۱۔ کہف آیت ۶۔ زمر آیت ۲۳۔ جاثیہ آیت ۶۔ نجم آیت ۵۹۔ طور آیت ۳۴۔ واقعہ ۸۱۔ القلم آیت ۴۴ میں جو لفظ حدیث آیا ہے اس سے مراد قرآن مجید ہے جبکہ سورۂ نساء آیت ۴۲۔ ۷۸۔ ۱۴۰ اور سورۂ تحریم آیت ۳ میں جو لفظ حدیث آیا ہے اس کا معنی بات ہے، اسی طرح سورۂ ذاریات آیت ۲۴۔ نازعات آیت ۱۵۔ بروج آیت ۱۷۔ غاشیہ آیت ۱ میں حدیث سے مراد خبر ہے۔ اور سورۂ انعام کی آیت ۶۸ میں حدیث بمعنی گفتگو اور سورۂ لقمان میں لھوالحدیث بمعنی قصہ کہانی ہے۔ اس تقسیم سے مؤلف نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ اپنے معنی ومفہوم کے اعتبار سے حدیث کا اطلاق صرف اس لفظ پر ہوتا ہے جو قرآن میں وارد ہے یعنی قرآن سے باہر لفظ حدیث کی کسی نسبت کو وہ قبول نہیں کرتے۔

اس طرح مذکورہ تالیف میں قرآن وحدیث یا قرآن وسنت کی اصطلاح کو بھی لائق اعتناء نہ سمجھتے ہوئے اس ترکیب کو مفروضہ قرار دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مؤیدین حدیث کے نزدیک شاید آدھا دین قرآن میں ہے اور آدھا دین حدیث یا سنت میں ہے یعنی موصوف کے نزدیک دینی عقائد ونظریات، اور امر ونواہی، اخلاقیات ومعاملات، ملکیالی موزوں معاشرتی ضروریات کا ماخذ صرف اور صرف قرآن مجید ہے احادیث مجموعی طور پر مفروضہ محض ہیں۔ پھر مؤیدین حدیث کی طرف سے خود ہی ایک آسان سے سوال کا جواب دے کر (ص ۲۹۔۳۰) اسے استہزاء اڑا دیتے ہیں۔ جس سے قاری کی تشفی نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر ازھر نے کتب احادیث اور معہود ذہنی احادیث کی سرجری میں تو کمال فن کا مظاہرہ دکھایا ہے مگر افسوس کہ آلات سرجری مقام آپریشن میں ہی بکھیر بیٹھے ہیں مثلاً سورۂ نساء کی آیت ۸۷ میں لفظ حدیث ایک مرتبہ آیا ہے مگر ترجمہ میں وہ حدیث بھی لکھتے ہیں بریکٹ میں قرآن بھی لکھتے ہیں اور پھر بات بھی لکھتے ہیں یعنی (جو حدیث (قرآن) کی بات) جب حدیث کو قرآن کہہ رہے ہیں تو پھر قرآن کو بریکٹ کرنے اور پھر حدیث کا معنی بات کرنا چہ معنی دارد۔۔۔ اسی طرح سورۂ مرسلات کی آیت ۵۰ فبای حدیث بعدہ یومنون میں کیا ہے (حدیث (قرآن) کی اور کون سی ایسی بات ہے) اس قسم کی مزید مثالیں بھی موجود ہیں یونہی سورۂ یوسف کی آیت ۱۱۱ کا ترجمہ نامکمل کیا ہے۔ سورۂ نساء کی آیت ۸۰ کا ترجمہ نامکمل ہے ص ۵۷، سورۂ نساء کی آیت ۳۶ کا ترجمہ نامکمل ہے ص ۵۸۔ سورۂ آل عمران کی آیت ۱۱۷، ۱۱۸ درج کی ہے مگر ترجمہ صرف آخری جملے کا ہے ص ۶۷۔ بعض تراجم آیات تو موضوع سے متعلق حصے کے کیے ہی نہیں ہیں۔

اسکے بعد قرآن بحیثیت حدیث کے زیر عنوان لکھتے ہیں کہ ہم نے قرآن کو حدیث کا اصطلاحی نام اس لئے دیا ہے کہ یہ حدیث کی لغوی تعریف پر پورا اترتا ہے پھر اگلے صفحے پر لکھتے ہیں کہ قرآن میں ۲۱ مقامات پر حدیث کا لفظ موجود ہونے کے باوجود کسی ایک مقام پر بھی ہم کو حدیث محمد، حدیث رسول یا حدیث النبی کی ترکیب والے الفاظ نظر نہیں آئے۔ مگر حیرت ہے کہ ڈاکٹر صاحب اسی ص ۴۰ پر قرآن کے صفاتی ناموں میں ایک نام "قول رسول" وہ بھی آیت قرآن سے ماخوذ کرکے خود ہی تحریر فرما چکے ہیں اور وہ قول اور حدیث میں معنوی یکسانیت سے واقف بھی ہوں گے۔ پھر بھی لکھ دیا کہ حدیث الرسول یا حدیث النبی کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے؟ ڈاکٹر صاحب کی کتب احادیث کے آپریشن میں انہماک ویکسوئی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ وہ اس کاناچیں میں قرآنی آیات کی تعداد پر بھی بلیڈ پھیر گئے اور آیات کی تعداد ۶۲۳۶ کر دیں۔

ڈاکٹر ازھر نے قرآنی آیات کی تقسیم میں بھی بڑی عرق ریزی فرمائی ہے۔ سب سے پہلے تو انہوں نے قرآن مجید کو احادیث القرآن کا نام دیا پھر ان میں سے احادیث قدسیہ کو الگ فرمایا۔ اور فرمایا کہ جو آیات یاایھا الذین امنوا۔ یاایھا الناس، یا اھل الکتاب اور بنی آدم سے شروع ہوتی ہے یہ آیات درحقیقت احادیث قدسیہ ہیں۔ اسکے بعد لکھتے ہیں وہ آیات جو لفظ

یسلونک سے شروع ہوتی ہے اور اسکے بعد قل حکیہ سے جواب کے لئے جو الفاظ وحی کیئے جاتے ہیں وہ حدیث رسول ہیں۔ جیسے سورۂ اعراف کی آیت ۱۸۷۔ سورۂ بقرہ کی آیت ۱۸۹۔ ۲۱۷۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۲ اور انفال کی آیت ا یہ سب احادیث رسول ہیں یعنی مصنف کے قول کے مطابق الحمد سے والناس تک جو قرآن مجید ہے وہ محض اطلاقاً کلام الٰہی ہے۔ ورنہ زیادہ تر باعتبار لغت وہ احادیث القرآن ہے اور کچھ قرآن کا نام احادیث قدسیہ اور کچھ کا نام احادیث محمدیہ ہے۔ بہر حال کتاب خوبصورت ٹائٹل سے مزین اعلیٰ کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔

تعارف کتب

ڈاکٹر محمد شکیل اوج

مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام دنیائے اسلام میں اجنبی نہیں ہے۔ انگریزی، عربی، اردو و دیگر زبانوں پر عبور رکھنے والے اس عالم دین نے اپنے علم و فضل، حسن تبلیغ اور جوش خطابت سے ایک جہان کو مسحور کیا۔ بیشمار لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ بلکہ جنوبی افریقہ کے ملک ماریشس میں اسلام کا نور انہی کے ذریعہ پھیلا۔ مبلغ اسلام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی مرد قلندر کے فرزند ارجمند تھے۔ جو انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان تمام جگہوں پر تبلیغ کرتے رہے۔ جہاں جہاں انکے والد محترم نے تبلیغ فرمائی۔ اور اب اسی بطل جلیل و عظیم کے پوتے مبلغ اسلام شاہ محمد انس نورانی صدیقی تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں انس میاں نے اپنے دادا محترم کی لکھی ہوئی مندرجہ ذیل کتب، کتابچے اور رسالے بھجوائے ہیں یہ ساری تحریریں، انگریزی میں ہیں۔ ان میں سے بیشتر تحریریں وہ ہیں جو میں نے اپنے بچپن میں پڑھی تھیں۔ ان تحریروں کا کمال یہ ہے کہ ان کی تازگی، سادگی پرکاری اور ضرورت میں آج تک کوئی فرق نہیں آیا۔ سالہا سال سے مولانا موصوف کی تحریریں دنیا میں پڑھی جا رہی ہیں۔ اور پسند کی جا رہی ہیں۔ ذیل میں ان تحریرات کے عناوین درج ذیل ہیں۔

1. Elementary Teaching of Islam　　Pages 152
2. How to Preach Islam　Pages 159

3. Islamic Prayer (Salat)　Pages 116
4. The Principles of Islam　Pages 30
5. The Pilgrimage to MECCA　Pages 28
6. The Forgotten Path of Knowledge　Pages 24
7. A Shanian & A Theologian　Pages 24
8. Quest for the Happiners　Pages 24
9. Cultivation of Science by the Muslims　Pages 60
10. Women & Their Status in Islam　Pages 24

میاں انس نورانی نے ان تحریرات کو از سر نو شائع کرکے تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ انجام دیا ہے جو نہ صرف قابل قدر ہے بلکہ لائق اتباع بھی ہے۔ خدا انہیں اسکا اجر عطا فرمائے۔ ان عظیم تحریرات کے سلسلہ میں ورلڈ اسلامک مشن پاکستان (ٹرسٹ) یونی شاپنگ سینٹر، فلور نمبر ۵ (Suite No. 502, 503) شاہراہ عراق، صدر، کراچی سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ولایت قبلہ المعروف تحویل قبلہ۔ مؤلف محمد علی عبدالکریم۔ صفحات ۱۱۷۔ ہدیہ ۹۰ روپے ناشر: سندس بیڈ شیٹ مرکز 14-A مکہ شاپنگ سینٹر نیو شکریال کہو روڈ، راولپنڈی۔ سنہ اشاعت درج نہیں۔

اس کتاب میں قرآن و احادیث و دیگر حوالوں سے ظاہر کیا گیا ہے کہ خانۂ کعبہ ہی قبلہ اول و آخر ہے۔ اور تحویل قبلہ سے مراد ولایت قبلہ یعنی خانۂ کعبہ کی تولیت ہے۔ نہ کہ تبدیلی قبلہ۔ کتاب علمی رنگ لئے ہوئے ہے اگر طباعت پر بھی توجہ دی جاتی تو کتاب کی افادیت بڑھ جاتی۔

کمال تحقیق جلد اول۔ **ترتیب ڈاکٹر انصار الدین مدنی**، صفحات ۵۷۔ ناشر گنج یونیورسٹی، ڈی، کے ۱۰، ۳۸ اسٹریٹ درخشاں فیز VI، ڈی ایچ اے، کراچی۔ ۷۵۵۰۰، قیمت ۱۵۰ اشاعت جنوری ۲۰۰۷ء

اس مختصر رسالہ میں کراچی یونیورسٹی، وفاقی اردو یونیورسٹی، سندھ یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی،

پشاور یونیورسٹی، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاء الدین ذکریا یونیورسٹی، اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے اسلامک اسٹڈیز، شعبہ علوم اسلامی، تاریخ اسلام، اور شعبہ عربی سے ایم فل، پی ایچ ڈی کرنے والے محققین/تحقیق نگاروں کے اسمائے گرامی مع ان کے عنوانات کے جمع کر دیے گئے ہیں۔ اچھا ہوتا کہ اس رسالہ میں یہ بھی ظاہر کیا جاتا کہ کس کس عنوان پر ڈگریاں ایوارڈ ہو چکی ہیں اور کتنے عنوانات ہنوز زیر تکمیل ہیں۔ پھر ڈگری یافتہ مقالہ جات کا پاسنگ ایئر بھی درج ہونا ضروری تھا۔ بہر حال اس رسالہ کو الف بائی ترتیب سے ازسر نو مرتب کیا جاسکتا ہے۔ باعتبار سنین بھی مرتب کیا جاسکتا ہے اور موضوعاتی اعتبار سے بھی الگ الگ کیا جاسکتا ہے۔ "کمال تحقیق" کے مقابلے میں اگر اس کا نام "جہان تحقیق" رکھا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔ رسالہ بہت عمدہ کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔

نوے سالہ اشاریہ

ماہنامہ معارف اعظم گڑھ

مرتب: محمد سہیل شفیق

صفحات: ۶۴۴

قیمت: ۵۵۰

ناشر: قرطاس

پی او بکس 8453

کراچی یونیورسٹی، کراچی

التفسیر اہل علم کی نظر میں

مفتی محمد یٰسین نعیمی

سربراہ انٹرنیشنل مسلم کونسل

اخی المعظم ۔۔۔ پروفیسر محمد شکیل اوج ابقاکم اللہ وحیاکم بالصحۃ والعافیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون کہ بحمد اللہ مع الخیر رہ کر متدعی خیریت مزاج گرامی ہوں غیر مترقبہ نعمت کی شکل میں التفسیر موصول ہوا آپ کی تخلیقی و تحقیقی صلاحیتوں کے یگانے اور بیگانے سب معترف ہیں حقائق کی عکاسی آپ کا طرہ امتیاز ہے مضمون نگار ایسے ہیں کہ نفس مضمون آپ پر رشک کرتا ہے جس موضوع پر اظہار خیال کریں وہ موضوع اپنی قسمت پر ناز کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی بے شمار خوبیاں ودیعت فرمائی ہیں آپ متجمع الصفات اور قدوۃ روزگار ہیں التفسیر کا ہر مضمون نگار سمندر کے قعر سے در نایاب نکال رہا ہے۔ التفسیر علوم و معارف کا خزینہ و گنجینہ ہے۔ اصحاب فتویٰ کو پروفیسر صاحب یعنی آپ کی بعض تحقیقات سے شدید اختلاف ہے بعض بغاوت من الدین کہتے ہیں بعض مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی کہتے ہیں بعض منافی دین جدت طرازی کہتے ہیں اور بعض ماحول کو اسلام کے مطابق کرنے کے بجائے اسلام کو ماحول کے مطابق کرنا کہتے ہیں میری رائے قدرے مختلف ہے کہ آپ کی تحقیقات کو بہ امعان نظر سے دیکھا جائے تو یہی مترشح ہوگا کہ یہ تحقیقات یسروا ولا تعسروا بشروا ولا تنفروا اس حدیث مبارکہ کی توضیح و تشریح ہیں آپ جس منصب جلیل پر فائز ہیں اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دین حق کو اسطرح پیش کریں کہ لوگ دین کو یسرو بشارت سمجھیں عسرو تنفر سے تعبیر نہ کریں یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (القرآن) مگر یسرو بشارت اور عسرو تنفر سب اصول دین کے مطابق ہو آپ وسیع النظر اور دقیق الفکر ہونے کے ساتھ ساتھ وسیع المشرب بھی ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ تمام اسلامی مکاتب فکر میں نہایت موقر ہیں اور آپ کی دینی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے میں آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو